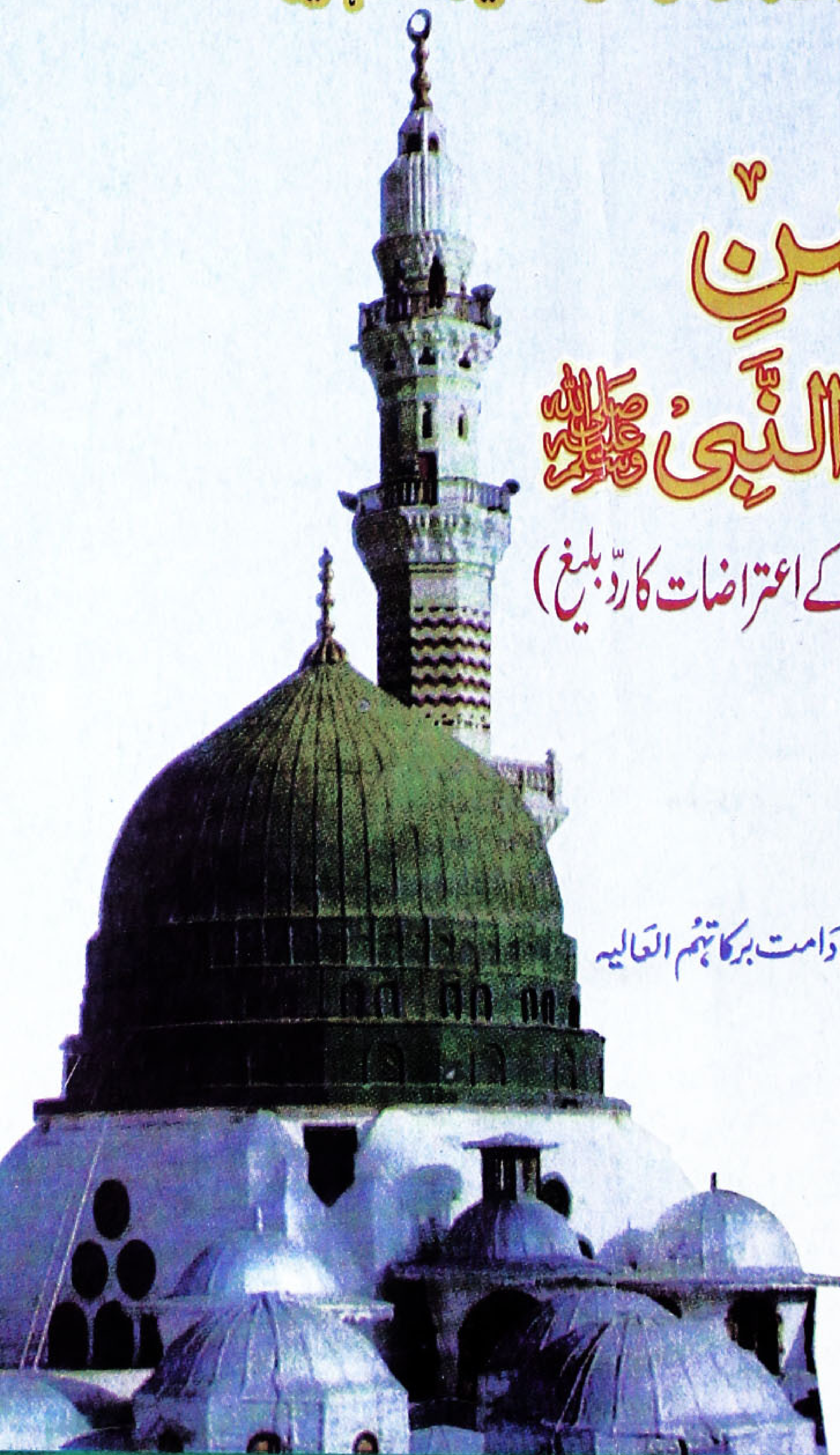
نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں



جشنِ
عیدِ میلادُ النّبی ﷺ

(مولوی محمد یوسف لدھیانوی کے اعتراضات کا ردِّ بلیغ)

مصنف

عزیز العلماء مُفتی عبد العزیز حنفی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

انجمن فیضانِ وقارِ المِلّت

مصطفےٰ جامع مسجد بلاک نمبر ۱۷ 'ایف - بی ایریا' کراچی

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جشن عید میلاد النبی ﷺ

پر مولوی محمد یوسف لودھیانوی کے اعتراضات و ممانعت کا رد بلیغ

الحمدلله علی احسانه مسلمان یوں تو عید میلاد النبی ﷺ کی تقریبات و محافل کا انعقاد و اہتمام زمانہ قدیم سے کرتے آرہے ہیں اور مسلمان اس مقدس دن کو عید سے کسی طرح بھی کم نہیں سمجھتے۔ لیکن اس زمانہ میں کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے ہیں جو اس خیر عظیم کی حقیقت سے نابلد ہونے یا ان کے عقیدے میں کھوٹ کی وجہ سے اس متبرک کام پر اعتراضات کرتے ہیں۔ دوسری طرف سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلاتے ہیں چونکہ اس قسم کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے سادہ لوح مسلمانوں کے متاثر ہونے کا خدشہ تھا اس لئے یہ رسالہ قرآن و سنت اور اقوال علمائے امت کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کو حق پر قائم رہنے کی تلقین اور متلاشیان حق حضرات کی تسکین کے لئے لکھا گیا ہے۔ والله الموفق للصواب

جشن عید میلاد النبی ﷺ کیا ہے

جشن عید میلاد النبی ﷺ سے مراد یہ ہے کہ مسلمان کسی مقام پر اکٹھے کئے جائیں اور ان کے سامنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کے احوال مبارکہ' عہد طفولیت' زمانہ شباب 'بعثت 'سیرت' آپ کی لائی ہوئی مقدس تعلیمات نظم و نثر میں بیان کی جائیں۔ محفل کے آخر میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر ہدیہ درود و سلام باادب کھڑے ہو کر پیش کریں اور اللہ رب العزت توفیق عطا فرمائے تو شیرینی یا طعام یا کسی دوسری چیز پر فاتحہ پڑھ کر فقراء و مساکین' احباب عزیز و اقارب کو کھلائیں ان میں تقسیم کریں اور اس کا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح پر فتوح کو ہدیہ کریں اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے دوسرے بزرگان دین کی ارواح شریفہ کو نذر کریں۔ چنانچہ میلاد کی اس حقیقت کو واضح فرماتے ہوئے علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب حسن المقصد فی عمل المولد میں لکھتے ہیں۔ان اصل المولد هو اجتماع الناس و قراة ما تیسر من القرآن وروایة الاخبار الواردة فی مبداء امر النبی صلی الله علیه

وسلم و ما وقع فی مولده من الایات ثم یمد لھم سماط یا کلونہ و یصرفون من غیر زیادۃ علی ذالك من البدع الحسۃ التی یثاب علیھا صاحبھا لما فیہ من تعظیم قدر النبی ﷺ و اظہار الفرح والاستبشار لمولدہ الشریف ﷺ ترجمہ: اصل میلاد یہ ہے کہ لوگ اکٹھے ہو کر تلاوت قرآن کریم اور ان احادیث کا بیان کریں اور سنیں جن میں نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ ہے۔ یہ تاول ماحضر یہ اچھے اعمال ہیں ان پر اجر ہے کیونکہ اس میں حضرت مآب ﷺ کی قدر و منزلت اور آپ کی آمد پر اظہار خوشی ہے۔ حضور ﷺ کا ذکر مبارک خواہ کسی جگہ بیٹھ کر ہو یا مختلف مقامات پر گھوم پھر کر ہو جسے عرف عام میں جلوس کہتے ہیں۔ یہ تمام امور ممنوعات شرعیہ سے پاک ہوں۔ اگر خدانخواستہ ان میں کوئی شرعی قباحت پیدا ہو جائے تو اس قباحت کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اصل چیز کو نہ روکا جائے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنے آپ کو مولوی اور مفتی کہلانے والے ایک شخص محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے عید میلاد النبی ﷺ پر نہ صرف اعتراض کیا بلکہ اس کو غیر شرعی ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے اور شریعت مطہرہ پر بہتان باندھا۔ لدھیانوی صاحب نے جشن عید میلاد النبی ﷺ پر جو اعتراضات کئے اور اپنی ناپسندیدگی کا جو اظہار کیا اس کے بارے میں ایک کتابچہ بنام "جشن عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت" موصوف کی نگرانی میں چالاکی یہ کی گئی کہ مذکورہ کتابچہ کے ٹائٹل پر سبز گنبد کا عکس شائع کیا ہے جو اہلسنت صحیح العقیدہ حضرات کا معمول ہے اور یہ اس گروپ کی جانب سے کوئی نئی بات نہیں اس قسم کی فریب کا ان کو کابر اعن کابر حاصل ہے جس پر یہ وقتاً فوقتاً عمل کرتے رہتے ہیں۔ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے اہل ایمان نبی کریم ﷺ کے غلام ان کے کید و مکر ان کی فریب کاری اور چال کو سمجھ لیتے ہیں۔ مولوی محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے اپنے کتابچہ میں ایک اعتراض یہ کیا کہ "کیا سلف صالحین نے جلسے کئے؟"

تو لکھتے ہیں "سلف صالحین نے کبھی سیرت النبی کے جلسے نہیں کئے اور نہ میلاد کی محفلیں سجائیں" اس کے آگے لکھتے ہیں "جب ان کی ہر محفل و مجلس کا موضوع ہی سیرت طیبہ تھا" لدھیانوی صاحب کی یہ عجیب منطق ہے۔ ایک طرف تو انکار کرتے ہیں کہ سلف صالحین نے سیرت کے جلسے نہیں کئے اور نہ میلاد کی محفل سجائیں دوسری طرف لکھتے ہیں کہ ان کی ہر ہر محفل و مجلس کا موضوع ہی سیرت طیبہ تھا۔ بقول لدھیانوی صاحب کے سلف نے سیرت کے جلسے نہیں کئے تو پھر ان کا گروپ سیرت کے نام سے جلسے کیوں کرتا ہے۔ لدھیانوی اپنے گروپ کو سیرت کے نام سے جلسے کرنے سے کیوں نہیں روکتے۔ لدھیانوی صاحب ان جلسوں میں کیوں شرکت کرتے ہیں۔ کیا سلف صالحین نے ختم نبوت کے نام سے کوئی تنظیم قائم کی تھی گر قائم کی

تھی تو لدھیانوی صاحب بتائیں کہ اس کے صدر و سیکریٹری وغیرہ کون کون تھے اور کیا ان حضرات نے اس تنظیم کے تحت ختم نبوت کانفرنس کے جلسے کئے تھے ؟

تیرہویں صدی تو اس قسم کی تنظیم اور اس قسم کی کانفرنس کے عنوانات سے خالی گذر گئیں تو پھر لدھیانوی صاحب آج کے دور میں اس نام سے منعقد کئے جانے والے جلسے اور کانفرنس کے بارے میں ان کے خلاف کیوں نہیں کتابچے چھاپتے اور ان کو بدعت سیہ کیوں نہیں قرار دیتے اور ان میں کیوں شرکت کرتے ہیں ؟ قارئین کرام اور اے میرے مسلمان بھائیو! بات دراصل یہ ہے کہ لدھیانوی صاحب کو محفل میلاد اور جشن عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے اہل ایمان کی جانب سے منعقد کئے جانے والے جلسوں سے چڑ اور عداوت ہے بات صرف اتنی سی ہے۔ رہی لدھیانوی صاحب کی یہ بات "صحابہ کرام نے میلاد النبی ﷺ منایا؟ تو اس بارے میں لدھیانوی صاحب یہ بتائیں کہ کیا یہ شریعت کے اصول میں سے کوئی اصول ہے صحابہ نے میلاد النبی ﷺ نہیں منایا تو اس کا منانا ناجائز ہے۔ کیا شریعت کے قوانین میں کوئی قانون ایسا ہے کہ جو کام صحابہ کرام نے نہ کیا تو امت مسلمہ کو وہ کام کرنا جائز نہیں ؟ رہی یہ بات کہ "کیا سلف صالحین نے جلسے کئے ؟" تو اس کا جواب یہ ہے کہ سلف صالحین نے بھی جلسے کئے۔ خواہ ان کی نوعیت دور حاضر کے جلسوں جیسی نہ رہی ہو۔ چنانچہ مولوی عبدالحی صاحب جن کا بریلی سے تعلق نہیں لکھنؤ سے ہے اسی لئے وہ لکھنوی کہلاتے ہیں میلاد کا انکار کرنے والے بھی ان کو مانتے ہیں وہ اپنے مجموعہ فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ میلاد شریف حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی تھا اور صحابہ کرام کے زمانہ میں بھی تھا چنانچہ وہ لکھتے ہیں "وجود ایں حقیقت در زمانہ رسول و در زمانہ اصحاب ہم بود اگرچہ مسمی بایں تسمیہ نہ باشد بر ماہرین فن حدیث مخفی نخواہد بود کہ صحابہ در مجالس وعظ و تعلیم علم ذکر فضائل نبویہ و کیفیت ولادت احمدیہ می کردند" (مجموعہ فتاویٰ ۳۴۳ ج ۱) یعنی یہ حقیقت (میلاد شریف) نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں موجود تھی اگرچہ یہ نام نہ تھا فن حدیث کے ماہرین پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مجالس وعظ و تعلیم میں فضائل نبویہ اور حالات ولادت احمدیہ کا ذکر کرتے تھے۔ قارئین کرام کو معلوم ہو گیا کہ محفل میلاد کا وجود نہ صرف عہد نبوی بلکہ صحابہ کرام کے زمانہ میں بھی تھا۔ اگر دل و دماغ پر بدعقیدگی کے غلاف نہ پڑے ہوں تو لدھیانوی صاحب جانتے ہوں گے کہ حضرات صحابہ کرام ایک دوسرے کو مدعو کر کے نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے روشن و مبارک پہلو ایک دوسرے کو سنایا کرتے تھے۔ لدھیانوی صاحب کا یہ کہنا کہ "سلف صالحین نے کبھی سیرت کے جلسے نہیں کئے اور نہ میلاد کی محفلیں سجائیں" یہ ان کی غلط بیانی و حقیقت سے روگردانی ہے اور راہ حق سے ان کا فرار ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش ہے۔

جہاں تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے میلاد منانے کا تعلق ہے تو ہم بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلاد منایا ہے چنانچہ ترمذی اور دارمی کے حوالہ سے صاحب مشکوٰۃ نے بیان فرمایا:

"عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال جلس ناس من اصحاب رسول الله ﷺ فخرج حتی اذادنا منهم سمعهم یتذاکرون قال بعضهم ان الله اتخذابراهیم خلیلا و قال راخر موسی کلمه تکلیما و قال اخر فعیسی کلمته و روحه و قال اخرادم اصطفاه الله فخرج علیهم رسول الله ﷺ و قال قد سمعت کلامکم و عجبکم ان ابراهیم خلیل الله و هو کذالك و موسی نجی الله وهو کذالك و عیسی روحه و کلمة وهو کذالك وادم اصطفاه الله و هو کذالك الا انا حبیب الله ولا فخروانا حامل لواء الحمد یوم القیمة تحته ادم فمن دونه ولا فخروانا اول شافع و اول مشفع یوم القیمة ولافخروانا اول من یحرك حلق الجنة فیفتح الله لی فید خلتها و معی فقراء المومنین ولا فخروانا اکرم الاولین علی الله ولافخر (رواه الترمذی والدارمی بحوالہ مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ کچھ لوگ اصحاب رسول اللہ ﷺ سے بیٹھے بس اللہ کے رسول ﷺ نکلے اور ان کے قریب ہوئے تو سنا کہ کچھ آپس میں ذکر کر رہے ہیں۔ بعض صحابہ نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا اور بعض نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور دوسرے صحابی نے فرمایا کہ عیسیٰ کلمۃ اللہ اور اس کی طرف سے روح ہیں اور دوسرے صحابی نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا پس نکلے رسول اللہ ﷺ اور ان کے سامنے آئے اور فرمایا تحقیق میں نے سن لیا تمہارے کلام کو اور تمہارے تعجب کو دیکھ لیا کے بے شک ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ نے چن لیا اور وہ ایسے ہی ہیں (سنو) خبر دار میں اللہ کا حبیب ہوں اور میں نہیں کرتا فخر اور میں قیامت کے دن لواء الحمد اٹھانے والا ہوں۔ جس کے نیچے آدم بھی ہوں گے اور اس کے علاوہ بھی اور اس پر میں فخر نہیں کرتا اور پہلا شافع اور مشفع ہوں قیامت کے دن اور اس پر فخر نہیں اور میں ہی پہلے جنت کی زنجیر کو حرکت دوں گا پس کھول دے گا اللہ تعالیٰ میرے لئے (جنت کا دروازہ) اور اس میں مجھ کو داخل فرمادے گا اور میرے ساتھ مومن فقراء ہوں گے اور اس پر فخر نہیں اور میں اللہ کے نزدیک اولین میں سے سب سے زیادہ مکرم ہوں اور اس پر فخر نہیں۔ جس کو ترمذی اور دارمی سے روایت کیا بحوالہ مشکوٰۃ ۵۱۳)

تو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے میلاد مصطفےٰ منایا اور میلاد النبی ﷺ کا جلسہ منعقد کیا اس سے انکار نہیں کرے گا مگر ہٹ دھرم اس کے باوجود لدھیانوی صاحب کا یہ لکھنا کہ "جو فعل صحابہ و تابعین کے زمانہ میں کبھی نہیں ہوا بلکہ جس کے وجود سے اسلام کی چھ صدیاں خالی چلی آئی ہیں یہ دروغ بیانی نہیں تو کیا ہے۔ لدھیانوی صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ میلاد منانے سے چھ صدیاں خالی گذر گئی ہیں اس لئے کہ شیخ المحدثین امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر باقاعدہ ایک کتاب بھی لکھی جس کا نام ہے ------ میلاد النبی ﷺ اور محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۵۹۷ ہجری میں ہوئی اس سے ثابت ہوا کہ چھٹی صدی میں بھی میلاد النبی منایا جاتا رہا ہے۔ جب کہ لدھیانوی صاحب محفل میلاد کی ابتداء بادشاہ مظفر سے ساتویں صدی ہجری میں بتارہے ہیں۔ یہ بھی لدھیانوی صاحب کی کذب بیانی ہے اور بادشاہ مظفر کو فاسق و کذاب لکھنے تک کی جسارت کی حالانکہ حقیقت حال اس کے برعکس ہے۔ یہ بادشاہ مظفر ایک اچھا انسان تھا اور اس کی تصدیق علامہ ابن کثیر کے بیان سے بھی ہوتی ہے چنانچہ انہوں نے اپنے کتاب بدایہ والنہایہ ص ۱۳۷ ج ۲ پر لکھا :

"كان يعمل المولد الشريف فى ربيع الاول و يحتفل فيه احتفا لا هائلا و كان شهما هجاعا بطلا` عاقلا` عادلا` --- وطالت مدته فى الملك الى ان مات محاصر الفرنج بمدينته عكاشته سن ٦٣٥ محمودا لسيرة" وہ ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کرتا اور اس میں نہایت عظیم الشان محفل منعقد کرتا تھا وہ ذکی بہادر، عقلمند، عادل تھا اور اس کا زمانہ حکومت طویل ہو گیا یہاں تک وہ انگریزوں کا محاصرہ کرتے ہوئے عکاشہ میں انتقال کر گیا اس حال میں کہ اس کی سیرت و عادت اچھی تھی۔

علاوہ ازیں ابو شامہ (جو استاد ہیں امام نواوی شارح مسلم کے) نے بادشاہ مظفر کی بے حد تعریف کی ہے یہ مضمون ان کی کتاب "البواعث على انكار البدع والحوادث" میں ہے۔ صرف یہی بادشاہ محفل میلاد کا اہتمام نہیں کرتا تھا بلکہ دیگر حضرات بھی انتظام کرتے تھے چنانچہ علامہ نبہانی فرماتے ہیں ۔

"وكان ملوك الاندلس والهند مايقارب ذالك و يزيد عليه" اندلس اور ہند کے باشاہ بھی قریب قریب اتنا یا اس سے زیادہ اہتمام کرتے تھے (جواہر البحار)

علامہ نبہانی دوسرے مقام پر فرماتے ہیں :

"اقول ولم يزل عليه المواظبته من العلماء الاعلام والمشائخ الكرام" میں کہتا ہوں کہ میلاد شریف پر علماء اعلام اور مشائخ کرام نے مداوت اور ہمیشگی کی۔ (جواہر البحار)

میلاد النبی ﷺ کو لدھیانوی صاحب نے عیسائیوں کی تقلید کہا ہے۔ اس سے ان کی محفل میلاد سے دشمنی و عداوت صاف جھلک رہی ہے۔ یاد رہے کہ اسلام نے کافر کی جس تقلید و مشابہت سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ اس کا ہر وہ عقیدہ اور عمل جو اسلام کے منافی ہو اس سے احتراز لازمی ہے اگر کسی نے ایسے معاملات میں ان سے مشابہت اختیار کرلی تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوگی یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اسلام کی روح سے آگاہ ہیں انہوں نے فرمایا جب عیسائی اپنے نبی کے یوم میلاد کو عید کے طور پر مناتے ہیں تو اہل اسلام کو اپنے نبی کے یوم میلاد کو اس سے بڑھ چڑھ کو منانا چاہئے اور یہ کفار کے ساتھ مشابہت نہیں بلکہ شیطانی قوتوں کو زندہ درگور کرنا ہے چنانچہ امام القراء حافظ الحدیث ابن الجزری فرماتے ہیں: "ولم یکن فی ذالك الا ارغام الشیطان و سرور اهل ایمان واذا کان اهل الصلیب اتخذوا لیلة مولد نبیهم عیدا الاکبر فاهل الاسلاد اولی بالتکریم واجدر" اس کے علاوہ ابو شامہ علامہ محی الدین نواوی شارح مسلم ؒ اپنی کتاب البواعث فی انکار البدع والحوارث میں میلاد النبی ﷺ کے موقع پر مسرت و شادمانی کا اظہار کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں وفیه اغاطة الکفرة والمنافقین یعنی اس میں کفار و منافقین کو جلانا مقصود ہے۔

میلاد النبی ﷺ کو مسلمان جو عید میلاد النبی ﷺ کہتے ہیں یا مانتے ہیں اس پر بھی مولوی محمد یوسف لدھیانوی صاحب کو بڑا دکھ اور اسے "عید" کے طور پر منانے پر بھی انہیں اعتراض ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں "مگر اب چند سالوں سے اس سالگرہ کو عید میلاد النبی ﷺ کہلانے کا شرف بھی حاصل ہوگیا ہے۔ دنیا کا کون مسلمان اس سے ناواقف ہوگا کہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کے لئے عید کے دو دن مقرر کئے عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ اگر آنحضرت ﷺ کے یوم ولادت کو بھی عید کہنا صحیح ہوتا اور اسلام کے مزاج سے یہ چیز کوئی مناسبت رکھتی تو آنحضرت ﷺ خود ہی اس کو عید قرار دے سکتے تھے۔ اور اگر آنحضرت ﷺ کے نزدیک یہ پسندیدہ چیز ہوتی تو آپ نہ سہی خلفائے راشدین ہی آپ کے یوم ولادت کو عید کہہ کر جشن عید میلاد النبی ﷺ کی طرح ڈالتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اس سے دو ہی نتیجے نکل سکتے ہیں یا یہ کہ ہم اس کو عید کہنے میں غلطی پر ہیں۔"

تو جواباً عرض ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام نے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے علاوہ بھی بعض دنوں کو عید قرار دیا ہے:

(۱) یوم عرفہ عید کا دن ہے

اسلام میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور جمعہ کے علاوہ یوم عرفہ (نو ذوالحج جس دن حجاج

میدان عرفات میں قیام کرتے ہیں) کو بھی عید قرار دیا گیا ہے۔ ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی الیوم اکملت لکم دینکم الخ تو پاس بیٹھے ہوئے ایک یہودی نے کہا "لو انزلت هذه الاية علينا لا تخذنا يومها عيدا" اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نازل ہونے والے دن کو عید بنا لیتے۔ آپ نے اس کی گفتگو سن کر فرمایا تم ایک عید مناتے :

"فانها نزلت في يوم عيدين في يوم الجمعة و يوم العرفة" (الترمذی' تفسیر سورۃالمائدہ) یعنی ہمارے یہاں یہ آیت نازل ہوئی تو اس دن ہماری دو عیدوں کا اجتماع تھا ایک جمعہ کا دن اور دوسرا عرفہ کا دن۔

امام خازن نے اس مقام پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ اس دن پانچ عیدیں جمع تھیں (لباب التاویل ۱۰ : ۴۱۴)

بخاری شریف میں یہی واقعہ حضرت عمر سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمہاری کتاب میں ایک ایسی آیت ہے کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو اس دن کو ہم عید قرار دیتے۔ آپ نے فرمایا وہ کون سی آیت ہے وہ کہنے لگا الیوم اکملت لکم دینکم آپ نے فرمایا "قد عرفنا ذالك اليوم والمكان الذى نزلت فيه على النبى و هو قائم بعرفة يوم ا لجمعه" (ہم بھی اس دن اور اس جگہ سے آگاہ ہیں جہاں یہ آیت ہمارے آقا پر نازل ہوئی اس وقت آپ کھڑے تھے عرفات کا مقام تھا اور جمعہ کا دن تھا۔ (بخاری کتاب الایمان)

حضرت عمرؓ کے اس جواب کا ترجمہ امام عینی اور امام نووی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو :

"معناه انا ما تركنا تعظيم ذات اليوم والمكان اما المكان فهو عرفات و هو معظم الحاج هو احد اركان الاسلام و اما الزمان فهو يوم الجمعه و يوم عرفة وهو يوم ا جتمع فيه فضلان و شرفان و معلوم تعظيما لكل واحد منها فاذا اجتمعازاد التعظيم فقد ان اتخذنا ذالك اليوم عيدا"

کہ ہم بھی اس جگہ اور دن کی تعظیم کرتے ہیں کیونکہ وہ جگہ عرفات ہے وہاں حج کا سب سے بڑا رکن ادا ہوتا ہے اور وقت وہ جمعہ اور دن عرفہ کا تھا اس میں دو عظمتیں جمع ہو گئیں اور ان میں سے ہر ایک کی تعظیم مسلمان کا فریضہ ہے اور جب دونوں کا اجتماع ہو گیا تو تعظیم میں اور اضافہ ہو گیا تو ہم نے یقیناً اس دن کو عید بنایا ہوا ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۱ ص ۲۶۴)

جب ہر جمعہ عید ہے تو ایک ماہ میں چار یا پانچ عیدیں آتی ہیں جس میں مسلمان خوشی کا اظہار کرتے ہیں اس کے باوجود آپ کا تیسری عید کے انکار پر اصرار ہے تو آپ کو کون مجبور کر سکتا

ہے مگر یہ سوال تو کیا جا سکتا ہے کہ آیت نازل ہو تو وہاں دو یا پانچ عیدیں جمع ہو جائیں تو شرک اور بدعت نہیں اور صاحب قرآن تشریف لائیں اور ان کی تشریف آوری کو عید قرار دیا جائے تو فی الفور ذہن شرک وبدعت کی طرف متوجہ ہو جائے اور رگ اعتراض پھڑک اٹھتی ہے تو اس پر آپ کو دعوت فکر ضروری دی جاتی ہے۔

(۲) ایام تشریق بھی عید ہیں

رسالت مآب ﷺ نے یہاں یوم جمعہ، یوم عرفہ، یوم النحر اور یوم الاضحیٰ کو عید کہا وہاں آپ نے ایام تشریق کو بھی عید فرمایا۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا "یوم عرفة و یوم النحر و ایام التشریق عیدنا اهل الاسلام وهن ایام اکل و شرب "عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور تشریق کے دن ہمارے عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ (المستدرک ص ۶۰۰ ج ۱)

(۳) امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیق

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ متعدد ائمہ خصوصاً امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق جمعہ کی رات لیلۃ القدر سے افضل ہے اس کی وجہ انہوں نے یہ بیان کی ہے کہ اس رات نبی اکرم ﷺ کا نور مبارک اپنی والدہ ماجدہ کے رحم میں منتقل ہوا تھا۔

شیخ فتح اللہ بنانی امام احمد بن حنبل کا قول ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

"ان لیلة الجمعة افضل من لیلة القدر لانه فی لیلتها حل النور الباهر الشریف فی بطن المکرمة امنه" جمعہ کی رات لیلۃ القدر سے اس لئے افضل ہے کہ اس رات سرور عالم ﷺ کا مقدس و مطہر نور آپ کے والدہ ماجدہ کے رحم مبارک میں جلوہ افروز ہوا۔ (مولد خیر خلق اللہ ص ۱۵۸)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"از امام احمد منقول است کہ گفت شب جمعہ فاضل تر است از شب قدر کہ در وے علوق آنحضرت در رحم آمنہ در آمدہ و موجب چندیں خیرات و برکات در دنیا و آخرت کہ از حد عدد و حصر خارج ست گشتہ" امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ شب جمعہ، شب قدر سے افضل ہے کیونکہ اس رات سرور عالم ﷺ کا وہ نور کہ اپنی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مبارک رحم میں منتقل ہوا جو دنیا و آخرت میں ایسی برکات و خیرات کا سبب ہے جو کسی گنتی و شمار میں نہیں آسکتا۔ (اشعۃ اللمعات ص ۵۷۷، ج ۱)

مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی شیخ ہی کے حوالے سے لکھا:

"کہ امام احمدؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے اس لئے کہ اس شب میں رسول عالم ﷺ اپنی والدہ کے شکم طاہرہ میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرت کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت دنیا و آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی نہیں کر سکتا۔ (جمعہ کے فضائل واحکام ۴)

جب جمعہ کی رات جس میں نور مصطفوی رحم مادر میں منتقل ہو رہا ہے وہ شب قدر سے افضل ہے تو اس دن کی فضیلت کا عالم کیا ہو گا جس دن وہ نور مبارک آپ کے وجود مسعود کی صورت میں دنیا میں ظہور پذیر ہوا کیا اسے عید سے بھی افضل قرار نہیں دیں گے۔

(۴) یوم میلاد النبی ﷺ کے لئے "عید" کی اصطلاح اسلاف میں موجود تھی

اس دن کو عید (خوشی کا دن) قرار دینا' پاکستانیوں نے ہی شروع نہیں کیا بلکہ اسلاف میں بھی یہ اصطلاح موجود تھی۔

امام جلال الدین سیوطی مالکیؒ بزرگ شیخ ابو الطیب محمد بن ابراہیم البستی المتوفی ۳۹۵ھ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ وہ بارہ ربیع الاول کو ایک مدرسہ کے پاس سے گذرے تو وہاں کے انچارج کو مخاطب کر کے فرمایا:

"یا فقیہ هذا الیوم سرور اصرف الصبیان" اے فقیہ یہ خوشی کا دن ہے لہذا بچوں کو چھٹی دے دو۔ (الحاوی للفتاوی ص ۱۹۷)

امام قسطلانی شارح بخاری المتوفی ۹۱۱ھ ربیع الاول میں امت مسلمہ کے معمولات محافل میلاد کا انعقاد' صدقہ و خیرات کرنا تذکرہ ولادت نبوی اور اس کی برکات کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "فرحم الله امرا اتخذ لیالی شهر مولده المبارك اعیادا فیکون اشد علة علی من فی قلبه مرض"

اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو سلامت رکھے جس نے آپ کی میلاد کے مہینے کی راتوں کو عید منا کر ہر اس شخص پر شدت کی جس کے دل میں (مخالفت کا) مرض ہے۔

(المواہب الدنیہ ص ۱۴۸ ج ۱)

شیخ فتح اللہ بنانی مصری لیلۃ المیلاد کی عظمت کو واضح کرتے ہوئے اسلاف کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

"یجب علی امة التی رفعها الله به علی الامم ان یتخذوا لیلة ولادته عیدا من اکبر الاعیاد"

اس دن کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا کی لہذا امت پر لازم ہے کہ وہ اس رات کو سب سے بڑی عید کے طور پر منائیں۔

(مولد خیر خلق اللہ ص ۱۶۵)

جبکہ لدھیانوی صاحب کی انانیت کا عالم یہ ہے کہ وہ میلاد النبی ﷺ کے لئے عید کی اصطلاح کے بارے میں یہ لکھتے ہیں کہ "میں" اس دن کو عید کہنا معمولی نہیں سمجھتا بلکہ اس کو صاف صاف تحریف فی الدین سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔

لدھیانوی صاحب نے اپنے اس کتابچہ میں عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بیت اللہ شریف اور گنبد خضرا کی شبیہ بنانے پر بھی اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ اس میں بھی کوئی شرعی قباحت نہیں اس لئے کہ اسلام میں جاندار کی تصویر و شبیہ اور اس کا عکس ممنوع ہے اور بیت اللہ اور گنبد خضرا کا جاندار سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر کچھ لوگ نادانستہ وطر پر اس کے گرد گھومتے ہوں یا محفل میلاد میں موضوع روایت بیان کی جاتی ہو غرض یہ کہ خلاف شرع کسی امر کا ارتکاب ہوتا ہو تو اس سے اصل میلاد یا جلسہ میلاد تو ناجائز نہیں قرار دیا جاسکتا پھر یہ امر صرف محفل میلاد ہی میں نہیں بلکہ ہر خلاف شرع امور سے لوگوں کو منع کیا جائے نہ کہ اصل مشروع فعل سے منع کیا جائے۔ مگر کریں کیا لدھیانوی صاحب اور ان کے گروپ کو تو میلاد اور محفل و جلسہ میلاد اور اس کے جلوس ہی سے دشمنی و چڑ ہے۔ اسی لئے ان کے گستاخ قلم نے معاذاللہ محافل میلاد کو نہ صرف رسم و سالگرہ لکھا بلکہ خرافاتی محافل قرار دیا اور محفل میلاد کو ناجائز ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ لدھیانوی صاحب اور ان کی پارٹی محفل میلاد و جلوس عید میلاد النبی ﷺ کے بارے میں عدم جواز کی قائل اور اسے رسم و سالگرہ اور یہود نصاریٰ کے فعل سے مشابہہ قرار دیتی ہے اس کی مخالفت و انکار میں اتنے آگے بڑھ گئے کہ حق و صداقت کا دامن بھی ان کے ہاتھ میں نہ رہا۔ لدھیانوی صاحب کم از کم اپنے اکابر اور اپنے پیشواؤں ہی کے معمولات کو دیکھ لیتے کہ وہ محفل میلاد کو جائز کہتے رہے ہیں انہوں نے بھی میلاد کے انعقاد کو رسم و سالگرہ اور نصاریٰ اہل کتاب کے فعل سے تشبیہ نہیں دی یہ حضرات نہ صرف محافل میلاد کے قائل و عامل تھے بلکہ وہ ہر سال محفل میلاد منعقد کرتے اور ان میں شریک ہوتے رہے چنانچہ شاہ ولی اللہ در النمین میں اپنے والد سے نقل کی ہے فرماتے ہیں :

"کنت اضع فی ایام المولد طعاما صلة بالنبی ﷺ فلم یفتح لی سنة شئی اضع به طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمته بین الناس فرائیته ﷺ بین یدیه هذه الحمص بشاشا"

میں میلاد شریف کے ایام میں ولادت باسعادت کی خوشی میں کھانا تیار کراتا تھا ایک سال

بھنے ہوئے چنوں کے علاوہ کچھ میسر نہ ہوا تو میں نے وہی لوگوں میں تقسیم کر دیئے تو میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ وہی بھنے ہوئے چنے حضور ﷺ کے سامنے موجود ہیں اور آپ خوش نظر آرہے ہیں۔

دیکھا آپ نے ان اکابر کا معمول کہ کس درجہ میلاد النبی ﷺ منانے سے شغف رکھتے تھے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اگر خاص نیت سے بارگاہ رسالت میں حقیر سا نذرانہ بھی پیش کیا جائے تو وہ قبول فرمالیتے ہیں۔ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہئے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں" (شمائم امدادیہ ۹۳)

آپ آگے چل کر فرماتے ہیں:

"مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔"

اور یہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنا معمول فیصلہ ہفت مسئلہ میں بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں"

آخر میں ہم مولوی محمد یوسف لدھیانوی اور ان کے گروپ کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ تعصب کی عینک اور ہٹ دھرمی کی چادر اتار کر کم از کم اپنے اکابر کے معمولات میں غور کر لیں اور جشن عید میلاد النبی ﷺ اور اہلسنت کے معمولات کی مخالفت برائے مخالفت ترک کر دیں اور اللہ کے حضور سچے دل سے توبہ کریں اور نہ صرف یہ کہ مخالفت ترک کریں بلکہ محفل عید میلاد النبی ﷺ جو جشن عید میلاد النبی ﷺ و جلوس عید میلاد النبی ﷺ و دیگر معمولات اہلسنت صحیح العقیدہ کے قائل اور اس کے عامل بن جائیں اسی میں دین و دنیا کی بھتری ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں خیالات فاسدہ سے توبہ کی توفیق عنایت فرمائے اور قبول حق کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

عبدالعزیز حنفی دامت برکاتہم العالیہ